پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین کفار کا قدیم حربہ ہے

ڈاکٹر حافظ
عبدالرشید اظہر
(اسلام آباد)

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق، بلند پایہ تعلیمات اور حسن تعامل سے متاثر ہو کر لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے اور مسلمانوں کی تعداد روز بروز بڑھنے لگی تو قریش مکہ کو پریشانی ہوئی۔ علمی وتحقیقی میدان اور دلائل کی دنیا میں تو وہ مقابلہ نہ کر سکے اور ناکام ہو گئے تو انہوں نے بھی وہی حربہ اختیار کیا تھا، جس کا سہارا آج کے دشمن اسلام نے لیا ہے۔ مشرکین مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام کو ایذا رسانی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، ہر طرح کی تکلیفیں دیں۔ اہل ایمان کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا۔ مگر اسلام تھا کہ پھیلتا ہی چلا جا رہا تھا اور جمال رسالت کی روشنی ہر سو اپنا حلقہ بنا رہی تھی۔

بالآخر نور نبوت کے راستے روکنے کے لیے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ ایک کمیٹی صرف اس مقصد کے لیے بنائی گئی کہ دور دراز سے جو لوگ آ کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں، انہیں کسی طریقے سے روکا جائے۔ ابولہب اس کمیٹی کے سربراہ تھے اور دیگر ۲۴ افراد اس کے ممبر تھے۔ ان کے پہلے اجلاس میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ ہم لوگوں کو کیا کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بدظن اور دور کریں۔

ایک نے مشورہ دیا کہ ہم انہیں بتائیں گے کہ یہ شخص کاہن ہے۔ ولید بن مغیرہ نے جو اس میٹنگ کا صدر تھا، اس سے اتفاق نہ کیا کہ لوگ جانتے ہیں کاہنوں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا نسبت۔ اس کا کلام تو بہت اعلیٰ وبالا ہے۔

دوسری تجویز یہ آئی کہ اسے دیوانہ مشہور کیا جائے۔ ولید نے اس سے بھی اختلاف کیا کہ اسے لوگ تسلیم نہیں کریں گے۔

تیسری تجویز آئی کہ اسے شاعر کہا جائے۔ ولید نے کہا ہم عرب لوگ شعر و شاعری اور اصناف سخن کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ لوگ ہماری اس رائے سے بھی اتفاق نہیں کریں گے۔

چوتھا خیال تھا کہ اسے جادوگر کہہ کر تعارف کرایا جائے۔ ولید نے یہ کہہ کر اسے مسترد کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نفاست اور نظافت اور سلیقے سے رہتے ہیں، لوگ اسے جادوگر نہیں مانیں گے۔ جادوگروں کی منحوس صورتوں اور عادتوں سے لوگ واقف ہیں۔ یہ بات نہیں بن سکے گی۔

بالآخر ولید بن مغیرہ کی رائے پر ہی اتفاق ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ہر بات پر دق کیا جائے۔ ہنسی اڑائی جائے۔ تمسخر واستہزاء سے اس کی توہین کی جائے۔ اس کے ماننے والوں کا مذاق اڑایا جائے اور ہر طرح سے ایذا پہنچائی جائے۔ ان کی نقلیں اتاری جائیں، آوازے کسے جائیں۔ حضور کے وعظ کے دوران شور وشغب کیا جائے اور منہ چڑائے جائیں۔

اس صورت حال میں بھی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا

﴿فاصدع بما تومر و اعرض عن المشرکین انا کفینک المستھزئین﴾ (الحجر:۹۴، ۹۵)

اے محمد صلع اللہ علیہ وسلم! جو حکم تجھے دیا گیا ہے اسے صاف صاف بیان کرتے رہو۔ ان مشرکین سے صرف نظر کرو۔ ہم خود تیری طرف سے تمسخر اڑانے والوں سے نمٹ لیں گے۔

کتب سیرت میں اس کمیٹی کے جن جن لوگوں کے نام اور حالات ملتے ہیں، ان میں سے ہر ایک کا انجام انتہائی بدترین ہوا، انہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے اور گستاخی کرنے والوں میں سے اگر کوئی مسلمان کی آتش انتقام سے بچ نکلا اور وہ اسے کیفر کردار تک پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکیں تو خود اللہ رب العزت اس سے اپنے رسول کے لیے انتقام لیتا ہے۔ انسانی تاریخ کے بے شمار واقعات اس کی تائید کرتے ہیں اور مذکورہ بالا آیت کریمہ کا بھی یہی مطلب بنتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر وکسریٰ کی طرف دعوت کے لیے خطوط ارسال فرمائے تھے۔ اسلام تو دونوں نے قبول نہیں کیا، البتہ قیصر نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب مبارک کا احترام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی سے بھی تکریم سے پیش آیا تو اس کی حکومت قائم رہی۔ جبکہ کسریٰ بدنصیب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط مبارک پھاڑ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق بھی اڑایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے تھوڑی مدت بعد سزا دے دی اور وہ قتل ہو گیا اور اس کا ملک بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ تخت نشین نہیں ہو سکا۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان **﴿ان شانئک ھو الابتر﴾** کا تقاضا و مصداق بھی یہی ہے۔ جس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی مول لی، بغض رکھا اور ذاتی مخالفت کی اللہ تعالیٰ اس کی جڑ کاٹ دیتے اور نسل مٹا دیتے اور نام ونشان نابود کر دیتے ہیں۔

صحیح بخاری میں حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں جس شخص نے میرے کسی ولی سے دشمنی مول لی' اس نے گویا میرے خلاف اعلان جنگ کیا۔ وہ شخص کتنا بدنصیب ہوگا جس نے اللہ کے کسی نبی ورسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی مول لی۔

بنی اسرائیل کو ساری دنیا جانتی ہے۔ انہوں نے انبیاء کرام کو قتل کیا' ان کی توہین کی۔ اللہ نے انہیں ذلت سے دوچار کیا۔ غضب الٰہی ان پر نازل ہوا اور وہ خود بھی ملعون ٹھہرے اور ان کے مددگار بھی آج تک پوری دنیا کی لعنتیں سمیٹ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی لفظی' معنوی اور عملی ہر اعتبار سے حفاظت فرماتا ہے۔ بخاری و مسلم میں ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھتے نہیں ہو اللہ تعالیٰ کس طرح قریش کی گالی اور لعن وطعن کا رخ مجھ سے موڑ دیتا ہے۔ وہ مذمم کو گالی دیتے اور لعن کرتے ہیں' جبکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے خلاف تازہ ترین تمسخر کا حربہ بھی بالکل اسی نوعیت کا ہے۔ یہ بھی کوئی اتفاقی حادثہ یا ایک آدھ آدمی کی احمقانہ حرکت نہیں ہے' بلکہ یہودی سازشوں کا شکار صلیبی احمقوں' آلہ کاروں اور سازشیوں کی سوچی سمجھی مکارانہ چال ہے۔ جس کے ذریعے وہ مسلمانوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مقدس دین سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ان کی ہوس ملک گیری کی راہ ہموار ہو سکے۔ مسلمانوں کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ سلم اور دین سے رشتہ وتعلق کمزور ہوگا تو انہیں زیر کرنے کی راہ ہموار ہوگی۔

مبینہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ بالا نوعیت کا ایک اجلاس اسی مقصد کے لیے ۵ تا ۸ مئی ۲۰۰۵ء کو جرمنی کی ریاست باوریا میں ٹیگرنسی نامی ایک جھیل کے کنارے واقع ہوٹل ڈورنٹ سوفٹیل میں منعقد ہوا تھا' جس میں بحر اوقیانوس کے متعدد امراء شریک ہوئے تھے۔

ان توہین آمیز خانوں کو چھاپنے کا فیصلہ اسی اجلاس میں کیا گیا تھا' جسے عملی جامہ ڈنمارک کے اخبار روزنامہ "جیلنڈز پوسٹن" کے بدباطن ایڈیٹر فلمنگ روز نے پہنایا۔ یہ شخص انتہائی متعصب' گوروں کی حاکمیت کا علمبردار اور مسلمانوں کا بدترین دشمن ہے۔

جیسے کل اور آج کے کفار کے افکار وخیالات ایک جیسے اور سازشیں ایک جیسی ہیں اور اسلام کے خلاف حربے ایک جیسے ہیں۔ مسلمان بھی خاطر جمع رکھیں' اللہ کے وعدے بھی پختہ اور اس کا طریقہ کار بھی وہی ہے۔ جیسے مشرکین مکہ کو اس نے عبرت کا نشان بنایا۔ عصر حاضر کے دشمن اس سے بھی بدتر انجام سے دوچار ہوں گے۔ ان شاءاللہ۔

مشرکین مکہ کا تجربہ تو اسلام کے بارے میں زیادہ طویل نہ تھا' آج کا دشمن تو اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں ڈیڑھ ہزار سالہ تجربات ومشاہدات سے آگاہ ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام وتقدس کے منصوبے عرش معلی پر دربار الٰہی میں ملاء اعلیٰ کے روبرو بنتے ہیں۔ توہین کی سازشیں یورپ وامریکہ کے نجاست کدوں میں ہوتی ہیں۔

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جو دنیا کی سب سے عظیم الشان کتاب اور قابل اعتماد دستاویز قرآن کریم میں مذکور ہے۔ فرمایا:

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں' وہ نہایت ذلیل ہوں گے۔ اللہ نے یہ بات لکھ رکھی ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہوں گے۔ بے شک اللہ زورآور اور زبردست ہے۔" (المجادلہ: ۲۰'۲۲)

نیز فرمایا:

"..اور تم سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر کیے جاتے رہے تو ہم نے کافروں کو مہلت دی اور پھر پکڑ لیا۔ سو غور کرلو ہمارا عذاب کیسا تھا۔" (الرعد: ۳۲)

مزید فرمایا:

"اور تم سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر کیے جاتے رہے سو جو لوگ تمسخر اڑاتے تھے' ان کو ان کے عمل کی سزا نے آ گھیرا۔ کہہ دو! زمین میں چل پھر کر دیکھو لو کہ (رسولوں کو) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا تھا۔" (الانعام: ۱۰'۱۱)

دوغلی پالیسی اختیار کرنے والے منافقوں اور بہانے تراشنے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

"کہہ دو! تم مذاق اڑاتے رہو' جس بات سے تم ڈرتے ہو' اللہ اسے ضرور ظاہر کرے گا اور اگر تم اس بارے میں ان سے دریافت کرو تو ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کرتے تھے۔ کہہ دو! کیا استہزا کے لیے تمہیں اللہ' اس کا رسول اور اس کی آیتیں ہی ملی تھیں۔ بہانے نہ بناؤ' تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ اگر ہم نے تم میں سے ایک گروہ کو معاف بھی کر دیا تو دوسرے گروہ کو سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم لوگ ہیں۔" (التوبہ: ۶۴'۶۶)

یہ آیات بالخصوص ایسے لوگوں کے لیے توجہ طلب ہیں' جو مسلمان کہلانے کے باوجود توہین رسالت کے معاملے میں مجرموں کے لیے نرم گوشہ رکھتے۔ ان کا دفاع کرتے اور غیرت دینی کا ثبوت نہیں دیتے اور مسئلہ کو سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ ایسے لوگوں کے تعلقات کے بارے میں واضح طور پر ارشاد فرمایا:

"آپ ایسے لوگوں کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں' کبھی ایسی حالت میں نہیں پاؤ گے' کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی رکھتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی رکھتے ہیں۔ خواہ وہ ان کے باپ ہوں' یا بیٹے' بھائی ہوں یا خاندان کے لوگ۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ان کی خصوصی مدد کی ہے۔" (المجادلہ: ۲۲)

قرآن حکیم کی انہی واضح نصوص کے پیش نظر

امت مسلمہ کے ائمہ وعلماء کے نزدیک شاتم رسول کی سزا بلاشبہ قتل ہے۔ اس کے لیے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں کئی ایک صحابہ کرام نے ایسے لوگوں کو قتل کیا جو آنحضرت کو ایذا پہنچاتے اور گالی دیتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ ان پر نکیر نہیں کیا بلکہ اسے اللہ اور اس کے رسول کی نصرت قرار دیا۔ اس سلسلے میں اصحاب رسول اپنے اقرباء کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لینے یا اطلاع دینے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔

ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی کہ میں نے اپنے والد کو مشرکوں میں پایا۔ وہ آپ کی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہہ رہا تھا۔ سو مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ سلم پر اس کی بات گراں نہ گزری۔

ایک اور صحابی نے اپنے باپ کو اسی جرم میں قتل کرنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ نے اسے کچھ نہیں کہا۔

عمر بن عدی نے ایک عورت کو گستاخی رسول پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر قتل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿اذا احببتم ان تنظروا الی رجل نصر الله و رسوله فانظروا الی عمر بن عدی﴾

ایک شخص نے اپنی یہودی لونڈی کو اس لیے قتل کر دیا تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿اشهدوا فان دمها هدر﴾ ”گواہ رہو اس کا خون رایگاں ہے۔“

اس قسم کے متعدد واقعات اور آثار شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس موضوع پر اپنی عدیم النظیر کتاب ”الصارم المسلول علی شاتم الرسول“ میں جمع کیے ہیں۔

اظہار محبت وغیرت کے لیے سلیقہ چاہیے

اگر کوئی شخص اس کی طاقت نہیں پاتا تو اظہار محبت وغیرت تو ضروری ہے اور اس کے لیے سلیقہ چاہیے۔ یہود و نصاریٰ دنیا کو اسلام اور مسلمانوں کا منفی اور غیر واقعی تعارف کرانے میں مدتوں سے مشغول ہیں۔ وہ دنیا کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ یہ ایک غیر مہذب اور غیر شائستہ قوم ہے۔ وہ ہمیشہ ایسی سازشیں کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں مسلمان ایسے ہی نظر آئیں، جیسے وہ ان کی بگڑی ہوئی تصویر دنیا کے سامنے رکھتے ہیں۔

کوئی شک نہیں کہ توہین رسالت سے ہر مسلمان کا دل زخمی اور جگر پارہ پارہ ہے۔ حواس شل اور جوش بے قابو ہونے کو ہے۔ مگر کسی حالت میں بھی اسلام اور پیغمبر اسلام ہمیں صبر و استقامت اور فہم و فراست کا دامن چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتے، کسی ایک کے جرم میں کسی دوسرے کو سزا نہیں دی جا سکتی۔

لہٰذا جیسے اظہار محبت وغیرت ضروری ہے، ویسے ہی اس کے لیے سلیقہ بھی چاہیے۔ ایسا سلیقہ کہ دنیا جان لے کہ مسلمان سے بڑھ کر غیرت مند اور سلیقہ شعار کوئی قوم نہیں۔ اس طرح اللہ کے فضل سے اس شر سے بالآخر خیر کا پہلو ہی نمایاں ہوگا اور دنیا جان لے گی کہ تہذیبوں کی نہیں بلکہ تہذیب اور بدتہذیبی کی جنگ ہے۔ جہاں تک اصل مجرموں کا تعلق ہے تو اگر کوئی مسلمان انہیں تہ تیغ نہ کر سکا تو جیسے پہلے عرض کیا گیا اللہ تعالیٰ خود اسے عبرت کا نشان بنا دیں گے۔ جیسا کہ ہمیشہ اس کا طریقہ رہا ہے۔

﴿ان الله وملائكته يصلون على النبى يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما﴾

”بے شک اللہ رحمتیں برساتا اور فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی کرتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور خوب سلام کرو۔“

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: سالانہ جامعہ سلفیہ کانفرنس

اظہار رائے کے بھی منافی قرار دیتی ہے۔ یہ عظیم الشان اجتماع مطالبہ کرتا ہے، اس کے مرتکب عناصر کو عبرتناک سزا دی جائے اور عالمی سطح پر ایسا قانون وضع کیا جائے، جس میں تمام انبیاء کرام کی توہین کو جرم قرار دیا جائے۔ یہ کانفرنس محسوس کرتی ہے کہ اس کے مرتکب ناعاقبت اندیش عالمی امن کے دشمن ہیں اور جان بوجھ کر نفرتوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ اقوام متحدہ اور اسلامی سربراہی کانفرنس کو اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

☆ ایک اور قرارداد کے ذریعے دینی مدارس کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور انکے خلاف بے جا پراپیگنڈہ کی شدید مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ دینی مدارس پاکستان میں اسلامی اقدار کے فروغ میں بہترین کردار ادا کر رہے ہیں اور اس میں کام کرنے والے اساتذہ اور پڑھنے والے طلبہ محب وطن ہیں اور وہ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں، قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ دینی مدارس کی اسناد کو تسلیم کیا جائے، اور ان کے فارغ التحصیل طلبہ کو سارے حقوق دیئے جائیں۔

☆ ایک اور قرارداد کے ذریعے پاکستان میں بڑھتی ہوئی بدامنی قتل وغارت ڈاکہ زنی اغوا برائے تعاون پر کنونشن کا اظہار کیا گیا، اور اس کی روک تھام میں غفلت برتنے والوں کی شدید مذمت کی گئی، یہ عظیم الشان کانفرنس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے، کہ لوگوں کو امن فراہم کیا جائے ان کے جان و مال کی حفاظت کے انتظامات کیے جائیں، اور اس گھناؤنے جرائم میں ملوث افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے، تاکہ دوسروں کے لیے عبرت ہو۔

کانفرنس رات ڈھائی بجے اختتام کو پہنچی اس موقعہ پر جناب قاری محمد حنیف ربانی نے اسلام کی سربلندی، جامعہ کی تعمیر و ترقی کے لیے خصوصی دعا کی۔

اس طرح یہ عظیم الشان اور مثالی کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔